© rasailojaraid.com

رونقِ محفل ہوں میں

از

جناب آلم مظفرنگری

ہوں نمودِ حق اگرچہ جلوۂ باطل ہوں میں
زندگی میں زندگیِ عشق کا حاصل ہوں میں

مرکزِ اسرارِ غم یعنی سراپا دل ہوں میں
روزِ اول سے نگاہِ دوست کے قابل ہوں میں

اپنی بربادی کے ماتم کی نہیں فرصت مجھے
ہم نشیں جب سے شریکِ بے کسیِ دل ہوں میں

کس قدر ہے بے نیازِ ہوش میری بیخودی
اپنی منزل پر ہوں اور گم کردۂ منزل ہوں میں

شورشِ ہستی مجھے دیتی ہے پیغامِ سکون
موجِ ہر طوفاں میں تسکینِ سرِ ساحل ہوں میں

مرحبا اے گرمیِ سوزِ محبت مرحبا
پھونک دینے ہم قسمتِ پروانۂ محفل ہوں میں

رقص کرتی ہے مرے نغموں پہ روحِ کائنات
سازِ سحر نغمہ فضا ہوں رونقِ محفل ہوں میں

بے نیازیِ حسن کی شاید ابھی واقف نہیں
حاصلِ ضبطِ فغاں ہوں جذبۂ کامل ہوں میں

میری ہستی پر محبت کو ہیں کیا کیا نازشیں
آپ کی نظروں میں جب سے اعتبارِ دل ہوں میں

دی جوانی زندگی کو میرے سوزِ عشق نے
جس سے پیدا ہوں چمن اس برق کا حامل ہوں میں

کون ہے عالم میں سوز و ساز سے ہوں کیا خبر
شمعِ بزمِ ناز یا پروانۂ محفل ہوں میں

دیکھتا ہے ذرہ ذرہ آشنایانہ مجھے
آپ کی محفل میں گو بیگانۂ محفل ہوں میں

جادۂ ہستی میں ہوں خود ذمہ دارِ عیش و غم
صبحِ منزل اور کہیں شامِ سرِ منزل ہوں میں

روز و شب ہوں اب تو محوِ لذتِ بیدادِ عشق
یا الٰہی وہ نہ سمجھیں خوگرِ مشکل ہوں میں

وقت پر ہر اک تمنا میری بر آئی آلمؔ
زندگی میں پھر بھی محتاجِ سکونِ دل ہوں میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

غزل

از

(جناب برج لال جگی رعنابی۔ اے)

لہو میں ڈوب کر مثلِ دمِ خنجر نکلتے ہیں
شہیدانِ محبت سرخرو ہو کر نکلتے ہیں

زمانہ نور والوں سے کبھی خالی نہیں رہتا
جو سورج ڈوبتا ہے تو مہ واختر نکلتے ہیں

اگر ہے عشق صادق تو ہے ترکِ عشق ناممکن
کہ اس کوچے میں جو آتے ہیں وہ مر کر نکلتے ہیں

ظہورِ نورِ حق باطل کے جلووں میں نہیں ہوتا
کبھی آبِ یمِ تصویر سے گوہر نکلتے ہیں؟

نہ پوچھو حسرتِ پرواز اس معصوم طائر کی
قفس کی چار دیواری میں جس کے پر نکلتے ہیں

دلِ غمگیں میں تیری یاد یوں سج دھج کے آتی ہے
فلک پر رات کو جیسے مہ واختر نکلتے ہیں

بقدر ضربِ غم دل میں ظہورِ ہوش ہوتا ہے
بقدرِ ہوشِ دل انسان کے جوہر نکلتے ہیں

فروغِ جلوۂ وحدت ہے کثرت اس طرح رعنا
خمِ صہبا سے جیسے سینکڑوں ساغر نکلتے ہیں

العلم والعلماء

یہ بہت بڑے امام حدیث علامہ ابن عبدالبر کی شہرہ آفاق کتاب "جامع بیان العلم وفضلہ" کا نہایت نفیس ترجمہ ہے کتاب کے مترجم مشہور ادیب اور بے مثال مترجم عبدالرزاق صاحب ملیح آبادی ہیں، یہ ترجمہ مولانا ابوالکلام آزاد کے ارشاد کی تعمیل میں کیا گیا تھا جو اب ندوۃ المصنفین سے شائع کیا گیا ہے۔ علم وفضیلتِ علم وعلماء پر اس درجے کی کوئی کتاب آج تک شائع نہیں ہوئی صفحات ۳۰۰، بڑی تقطیع، کاغذ، کتابت، طباعت بہت عمدہ، قیمت چار روپے آٹھ آنے۔ مجلد پانچ روپے آٹھ آنے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شئون علمیہ

توہم کی کار فرمائی

دس برس ادھر امریکہ کے پروفیسر نفسیات ڈاکٹر ایڈورڈ کایول نے اپنے تین ساتھیوں کو گھر پر مدعو کیا۔ ان میں سے ایک صاحب نامور ریاضی داں ہیں۔ کھانے کے دوران میں ان کے ہاتھ سے نمک گر گیا۔ فوراً ہی انہوں نے ایک چٹکی نمک اپنے بائیں کندھے کی طرف پھینک دی۔ ایک دوسرے صاحب ماہر معاشیات تھے۔ انہوں نے جب شیر خوار بچے کی صحت کا ذکر کیا تو لکڑی کو ہاتھ لگایا۔ اب رہے تیسرے صاحب تو وہ فلسفہ کے ماہر تھے۔ شام کو جب تاش کھیلنے کا وقت آیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ ہمیشہ نیلے رنگ کے تاش پسند کرتے ہیں کہ یہ "سعد" ہے۔

جب یہ تینوں رخصت ہونے سے قبل ایک جگہ بیٹھے تو میزبان نے "توہمات" کا ذکر چھیڑا۔ تینوں مہمانوں نے بڑے زور شور سے اس انسانی کمزوری سے بری ہونے کا اعلان کیا۔

۱۹۴۴ کی اس دعوت نے ڈاکٹر کایول کو "توہمات کی دنیا" کی سیر پر آمادہ کر دیا۔

ڈاکٹر کایول کے سائنس دانوں کی ایک جماعت ہے جس نے ۱۰ ملکوں میں ڈیڑھ لاکھ سے اوپر لوگوں سے توہمات کے بارے میں سوال کئے۔ انہوں نے مختلف آمدنی اور تعلیم رکھنے والے مردوں اور عورتوں سے سوالات کئے۔

انہوں نے توہمات کی کوئی ۴ ہزار قسمیں قرار دیں اور انسانوں کو تین گروہوں میں تقسیم کیا۔ ایک تو وہ ہیں جو توہمات کو قطعاً نہیں مانتے۔ یعنی منکرین۔ دوسرے وہ جو توہمات پر پورا یقین رکھتے ہیں یعنی معتقدین۔ تیسرے وہ جو کہتے تو یہی ہیں کہ وہ نہیں مانتے۔ لیکن وہ کسی کھانے کی میز پر ۱۳ میں شریک نہیں ہوتے اور نہ کسی سیڑھی کے نیچے سے گزرنا پسند کرتے ہیں یا اس قماش کی اور باتوں سے گریز کرتے ہیں یہ گویا مذبذبین ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس عالم گیر تحقیق کی بدولت عجیب وغریب نتائج حاصل ہوئے ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اکثر لوگ دو دنیاؤں میں رہتے ہیں۔ ایک دنیا تو منطق اور سائنس کی ہوتی ہے اور دوسری توہمات کی غیر منطقی دنیا صرف دس میں سے تین لوگ قطعیت کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ وہ توہم پرست نہیں ہیں۔ دس میں دو ایسے لوگ ہے جو فخر کے ساتھ کہتے ہیں کہ وہ توہم پرست ہیں۔ اس کو کمزوری سمجھتے ہیں۔ لیکن تفنن کے طور پر اس میں مبتلا رہتے ہیں دس میں دو مذبذبین بھی ملے جو کہنے کو تو انکار کرتے ہیں لیکن عملاً ان تمام توہمات کی پابندی بھی کرتے ہیں۔ اب رہ گئے باقی تین۔ تو وہ توہم پرست ہیں۔ اس کو تسلیم کرتے ہیں۔

بہت مشہور اور بہت پھیلے ہوئے ۷۲ توہمات میں سے ۱۴ کو بالکل لغو اور مہمل قرار دیا گیا۔ ۱۸ توہمات بے ضرر قرار پائے۔ باقی ۴۰ توہمات کو ضرر رساں قرار دیا گیا جو ماننے والوں کو مشکلات اور پریشانیوں میں مبتلا کر دیتے ہیں اور نقصان مال کا بھی باعث ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر کالیول نے اس تحقیق کے دوران میں معلوم کیا کہ توہم پرستی ان پڑھ لوگوں کا خاصہ نہیں ہے۔ کیونکہ مستند توہم پرستوں میں یونیورسٹی کی ڈگریاں رکھنے والے حضرات کی بھی کافی تعداد ہے۔

یہ بھی ایک نظریہ ہے کہ مردوں سے زیادہ عورتیں توہم پرست ہوتی ہیں۔ لیکن اس تحقیق نے اس کی پردہ دری کر دی۔ ڈاکٹر کالیول کے سب ساتھیوں نے متفقہ رپوٹ یہی دی کہ مردوں کے مقابلہ میں عورتیں زیادہ توہم پرست نہیں ہیں۔ مگر یہ ضرور ہے کہ عورتیں اپنے توہمات میں راسخ زیادہ ہوتی ہیں۔

لطف کی بات یہ ہے کہ تماش بازوں اور جواریوں میں توہم پرستی بہت زیادہ ہوتی ہے۔ ۲۰ مزید توہمات تاش بازوں سے اور ۱۸ جواریوں سے منسوب ہیں۔

قوموں میں چینی سب سے زیادہ توہم پرست واقع ہوئے ہیں۔ ان کے یہاں کوئی ۲ ہزار ایسے توہمات ہیں جو دوسری قوموں میں نہیں پائے جاتے۔

اہل امریکہ بڑے شگنیئے ہوتے ہیں۔ لاکھوں آدمی کسی سکے، گھوڑے کی نعل، پرانے بٹن، تاگے یا خرگوش کے پاؤں کو بڑا شگنی سمجھتے ہیں۔

ہوائی طبیعیات کے ایک پروفیسر نے شرم کے ساتھ اقرار کیا کہ کوئی ۲۰ سال سے وہ

© rasailojaraid.com